سوال

(75) نماز میں أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ کا جواب دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَٰكِمِينَ ۸ سورة التين کے سننے والے کو جواب دینے کا ثبوت کسی حدیث صحیح سے ہے یا نہیں؟

2۔ ''بلٰی وَانا علی ذلک من الشاھدین'' کلام ہے یا نہیں؟ اگر کلام ہے تو اس سے نماز میں کچھ فتور ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَٰكِمِينَ کے سننے والے کو جواب دینے کا ثبوت کسی حدیث سے باوجود تلاش کثیر مجھے اب تک دستیاب نہیں ہوا۔ ہاں پڑھنے والے کو جواب دینے کا ثبوت البتہ حدیث سے ہے، جیسا کہ جواب سوال میں مندرج ہے۔

2۔ ''بلٰی وَانا علی ذلک من الشاھدین'' کے کلام ہونے میں تو کچھ شبہہ نہیں ہے، لیکن نماز میں جو کلام ممنوع ہے، وہ وہی کلام ہے جو کسی آدمی یا دیگر کسی مخلوق سے کیا جائے، نہ کہ ہر کلام اور جواب مذکور اس قبیل سے نہیں ہے، تو اس کی ناجوازی اس وجہ سے نہیں ہو سکتی ہے کہ یہ کلام ہے اور کلام نماز میں ممنوع ہے، لیکن نماز ایک ایسی چیز ہے، جس میں آدمی خود مختار نہیں ہے کہ جو چاہے، اس میں گھٹاوے یا بڑھاوے، بلکہ اس میں پابندی قانون شرع شریف کی لازم ہے۔

صحیح بخاری ابوب الاذان میں مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

((صلوا کما رأیتمونی أصلی)) [1] ''یعنی نماز اس طرح پر پڑھو، جس طرح پر مجھ کو پڑھتے دیکھتے ہو۔''

تو نماز حسبِ تعلیم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنی چاہیے نہ کہ جس طرح اپنا جی چاہے، تو جس سننے والے شخص کو أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَٰكِمِينَ ۸ سورة التين کے جواب دینے کا ثبوت کسی شرعی دلیل سے نہ پہنچا ہو تو اس کے تا پہنچے ثبوت کے جواب دینا ملتوی کرنا چاہیے۔

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (٥٦٦٢)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 177

محدث فتویٰ